پتھروں میں گُل کھلانے والا صوبیدار محمد خالد

محمد اسماعیل

Muhammad Ismaeel

Ph.D Scholar, Department of Urdu,

The Islamia University of Bahawalpur

پروفیسر ڈاکٹر روبینہ رفیق

Prof. Dr. Rubina Rafiq

Chairperson Department of Urdu/Iqbaliat،

The Islamia University of Bahawalpur, Bahawalpur.

Abstract:

Subedar M. Khalid was born on 16th March 1947. He is the shining star among the humorous writers of "Hilal". He has no specific book in the form of pulication, but has an important and vital place among the humorous writers of "Hilal". Subedar M. Khalid tries to represent the story from a recruit to a soldier, in an amazing way and style of homour. He writes his humor in different way, using English, Urdu and Punjabi languages. He tries to enjoy his reader with his irony and humor. And also knows the fun to do this. To make his humor more enjoyable he uses poerty in his writing according to his style. He represents the incidents in a very beautiful way Subedar M. Khalid is a really humor writer among the millitary humorists.

ہفت روزہ ''ہلال'' میں طنز و مزاح لکھنے والے اہم نثر نگاروں میں ایک نام صوبیدار محمد خالد کا بھی ہے۔ آپ کی تاریخ پیدائش کے حوالے سے فریحہ نگہت اپنے مقالے میں یوں لکھتی ہیں:

> ''ہلال کے مزاحیہ نثر نگاروں میں ایک نام محمد خالد کا ہے۔ محمد خالد ۱۶ مارچ ۱۹۴۷ء میں پیدا ہوئے۔''(۱)

صوبیدار محمد خالد نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں گوڑیلا سے حاصل کی۔ جو تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کا علاقہ ہے۔ آپ نے میٹرک کا امتحان تعلیم السلام ہائی سکول مراڑیاں ضلع گجرات سے ۱۹۶۴ء میں پاس کیا۔ اس کے بعد گھریلو حالات کچھ زیادہ سازگار نہ تھے اس لیے آپ مزید تعلیم جاری نہ رکھ سکے یوں آپ ۱۹۶۵ء کو کور آف سگنلز میں بھرتی ہو گئے۔ آپ نے

اپنی سروس کے ساتھ ساتھ اپنی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا اور آپ نے ۱۹۷۴ء میں ایف اے، ۱۹۷۶ء میں بی۔اے اور ۱۹۸۰ء میں ایم۔اے اکنامکس کی ڈگری لی۔ جب آپ نے ایم۔اے کا امتحان پاس کیا تو پھر آپ اپنی آبائی کور یعنی سگنلز کور سے ایجوکیشن کور میں آ گئے جب آپ ایجوکیشن کور میں آئے تو اس سے پہلے ۱۹۸۰ء میں آپ نے ایم۔اے اُردو بھی کر لیا تھا۔اس طرح ۱۹۸۱ء میں آپ نائب صوبیدار کے عہدے پر ایجوکیشن کور میں آ گئے۔ دوران سروس آپ نے لاہور، منگلا، کھاریاں، کوہاٹ، بسپا وادی اور گلگت میں اپنے فرائض منصبی سرانجام دیئے۔۱۹۹۰ء میں آپ فوج سے ریٹائر ہو گئے اور آج کل گھریلو زندگی گزار رہے ہیں۔

آپ کی بھی کوئی باقاعدہ کتاب منظرِ عام پر نہ آ سکی۔مگر ہفت روزہ ''ہلال'' میں طنز و مزاح لکھنے والوں میں آپ کا نام ایک اہم حیثیت سے جانا اور پہچانا جاتا ہے۔

عساکر پاکستان کے بہت سے لکھاریوں نے اپنی ٹریننگ کی روداد کو نہایت ہی سادہ اور مزاحیہ اسلوب میں قلم بند کرنے کی کوشش کی ہے۔جیسے کرنل اشفاق سے ''جنٹل مین بسم اللہ'' کرنل محمد خان کی ''بجنگ آمد'' بریگیڈیئر صولت رضا کی ''کاکولیات'' کرنل غلام فرید کی ''مائی ڈیئر پاک فوج'' اور سکواڈرن لیڈر اشفاق نقوی کی کتاب ''گزرے تھے ہم جہاں سے'' بہت اہم کتابیں ہیں۔اسی طرح صوبیدار محمد خالد نے بھی ریکروٹ سے سپاہی بننے تک کی کہانی کو دلکش مگر مزاحیہ انداز میں پیش کرنے کی سعی کی ہے۔ جب وہ بھرتی ہونے کے لیے جاتے ہیں۔تو سب سے پہلے ان کے قد کی پیائش کی جاتی ہے۔فوج میں بھرتی ہونے کے لیے قد کا پورا ہونا نہایت ضروری ہے ورنہ آپ جیسے گئے ویسے واپس آ جاؤ گے اس مرحلے کو صوبیدار خالد نے ہلکے پھلکے مزاح میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے وہ یوں لکھتے ہیں:

> ''اس سے آگے ماہرین کا ایک اور وفد قد ماپنے والا آلہ پانی اور پنسل لئے کھڑا تھا۔امیدوار اس کے پاس پہنچتا ہے اور قد نپواتا ہے۔چھوٹے قد والے ایڑیاں اٹھا کر اور بڑے قد والے گھٹنے جھکا کر قد کو موزوں حد تک رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔'' (۲)

صوبیدار محمد خالد کا اسلوب پختہ اور انداز مزاحیہ ہے۔انہوں نے زیادہ تر ٹریننگ کے متعلق ایک ریکروٹ کو جن مراحل سے گزرنا پڑتا ہے اس کو بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔اس لیے ان کی زبان و بیان کے اندر فوجی رنگ واضح جھلکتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔بعض جگہ پر انہوں نے واقعات اور کرداروں سے مزاح پیدا کرنے کی کرشش کی ہے۔اور بعض جگہوں پر انہوں نے لطائف کے بیان سے بھی اپنی تحریروں کو دلکشی بخشی ہے۔انداز دیکھیں:

> ''کہتے ہیں کہ ایک آدمی دماغ بیچا کرتا تھا۔ جو وہ مُردوں کے لواحقین سے معقول معاوضے کے بدلے لے لیا کرتا تھا۔ایک آدمی دماغ خریدنے کے لیے اس کے پاس آیا اس وقت سٹاک میں صرف 3 دماغ پڑے تھے۔ایک وکیل کا ایک ڈاکٹر کا اور ایک فوجی کا جس کی قیمت اس نے بالترتیب یہ بتائی:
>
> وکیل کا دماغ = ۵۰۰ روپے
>
> ڈاکٹر کا دماغ = ۱,۰۰۰ روپے
>
> فوجی کا دماغ = ۱۰,۰۰۰ روپے
>
> گاہک قیمت دیکھ کر بڑا جز بز ہوا بھائی یہ اتنے عالی دماغ اتنے سستے اور فوج کا دماغ اتنا

مہنگا۔اس نے کہا یہ کیا تُک ہے....دکاندار مسکرایا اور کہا! آپ نے شاید غور نہیں کیا۔وکیل
اور ڈاکٹر نے تو اپنے دماغ اتنے استعمال کئے ہیں کہ اب ان میں کچھ شاید ہی باقی ہو۔البتہ
فوجی دماغ چونکہ ''ان ٹچ'' ہے اس لیے اس کی قیمت زیادہ ہے۔''(۳)

میجر سیّد ضمیر جعفری سے شروع ہونے والا سلسلہ آج تک کے لکھنے والے ادیبوں میں کسی نہ کسی رنگ میں موجود ہے۔ اور وہ ہے اشعار کی پیروڈی کے ذریعے اُردو نثر میں طنز و مزاح پیدا کرنا اور اس کا شکار ہونے سے صوبیدار محمد خالد بھی نہ بچ سکے۔ آپ نے بھی اپنی تحریروں کو پر مزاح اور باوقار بنانے کے لیے اشعار کی پیروڈی کی ہے۔آپ نے فیض کی ایک مشہور غزل ''گلوں میں رنگ بھرے بادِ نو بہار چلے'' کے ایک مصرعے کی یوں پیروڈی بنائی ہے:

''بیرکس ایک جیسی تھیں۔کچھ پتہ نہ چلتا تھا کہ ہماری کون سی ہے۔جس کمرے کا دروازہ کھلا
دیکھتے، منہ اُٹھائے اُسی میں جا گھستے اور دھکے دے کر نکالے جاتے کوئی آدھ گھنٹے کی تگ و دو
کے بعد آخر کار اپنے کمرے میں پہنچے، مگا اور پلیٹ اُٹھائی اور چلے لنگر کی طرف:

جو کوئے یار سے نکلے تو سوئے دال چلے''(۴)

فریحہ نگہت آپ کی تحریوں اور اسلوب کے متعلق کچھ یوں رائے دیتی ہیں۔وہ لکھتی ہیں:

''خالد نے ریکروٹ سے سپاہی بننے کی روداد کو بہت شگفتہ اور لطیف انداز سے بیان کیا ہے۔
ان کا مزاحیہ اسلوب بھی تحریر کو دلچسپ بنانے کا باعث ہے۔معمولی سے واقعات کو شگفتہ انداز
میں بیان کرنا خالد کی تحریروں کا نمایاں وصف ہے۔''(۵)

صوبیدار محمد خالد ایک حقیقی مزاح نگار ہیں۔آپ نے واقعات، مختلف کرداروں کی حلیہ نگاری، انگریزی اور پنجابی الفاظ، منظر نگاری اور اشعار کی پیروڈی سے اپنے اندازِ بیان کو پُر لطف اور پر کشش بنایا ہے۔آپ نے ان تمام حربوں سے مزاح تخلیق کرنے کی بے مثال کوشش کی ہے۔جس میں کافی حد تک کامیاب دکھائی دیتے ہیں۔ایک جگہ پر وہ فوجی بیلٹ کو موضوع بناتے ہوئے یوں گویا ہوتے ہیں:

''فوجی کو لمبائی کے رخ عین درمیان سے باندھنے کے لیے بیلٹ ایشو کیا جاتا ہے۔پیٹ کی
جملہ بیماریوں از قسم گیس، اپھارہ، بدہضمی، سوجن وغیرہ وغیرہ کا اس سے شافی علاج آج تک
دریافت نہیں ہو سکا حتیٰ کے بھوک اور پیٹ کے ہلکے پن سے بھی نجات مل سکتی ہے۔''(۶)

فریحہ نگہت نے صوبیدار محمد خالد کے متعلق ایک اور جگہ یوں بھی لکھا ہے:

''خالد کے ہاں مزاح نگاری کے بچے نمونے ملتے ہیں۔وہ ابھی اس میدان میں نووارد ہیں
لیکن اگر وہ اسی محنت اور لگن سے مزاح نگاری کی طرف توجہ دیتے رہے تو یقیناً مزاح نگاری
کی دنیا میں اپنا الگ مقام پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔''(۷)

صوبیدار محمد خالد نے بھی فوجی واقعات کو طنز و مزاح کا نشانہ بنا کر جہاں ظرافت کے میدان میں یوں قدم رکھا کہ مزاح کی دنیا میں اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے۔آپ کے ہاں زبان و بیان کی چاشنی کے ساتھ مزاح کی عمدہ مثالیں ملتی ہیں۔آپ نے ریکروٹ کی کہانی کو اس انداز سے اپنے مضامین میں پیش کیا ہے کہ ایک عام قاری بھی آپ کے مضامین سے خط اٹھاتا ہے۔

''ہلال'' میں لکھے گئے آپ کے تمام مضامین طنز و مزاح کا عمدہ نمونہ ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ فریحہ نگہت، بری فوج کے مزاح نگار، مقالہ برائے ایم ۔اے اُردو، مملوکہ: شعبہ اُردو، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور، ۱۹۹۳ء، ص:۲۵۳

۲۔ محمد خالد، صوبیدار، مضمون: فوجی بھرتی، مشمولہ: ہلال، ہفت روزہ، ۷فروری ۱۹۸۹ء، ص:۱۷

۳۔ ایضاً، ص:۱۷

۴۔ محمد خالد، صوبیدار، مضمون: اور جب میں سگنلز ٹریننگ سنٹر میں پہنچا، مشمولہ: ہلال، ہفت روزہ، ۲۷نومبر ۱۹۹۱ء، ص:۱۹

۵۔ فریحہ نگہت، بری فوج کے مزاح نگار، مقالہ برائے ایم۔اے اُردو، مملوکہ: شعبہ اُردو، ص:۲۵۴

۶۔ محمد خالد، صوبیدار، مضمون: میری ٹوپی، مشمولہ: ہلال، ہفت روزہ، ۳۱دسمبر ۱۹۹۳ء، ص:۳۱

۷۔ فریحہ نگہت، بری فوج کے مزاح نگار، مقالہ برائے ایم۔اے اُردو، مملوکہ: شعبہ اُردو، ص:۲۵۸

☆......☆......☆